79241-رمضان المبارک میں طبی مالش کا پیشہ اختیار کرنے کا حکم

سوال

رمضان المبارک میں دن کے وقت طبی مالش کرنے کا شعبہ اختیار کرنے کا حکم کیا ہے ؟

پسندیدہ جواب

رمضان المبارک میں دن کے وقت روزے کی حالت میں مالش کرنے اورمالش کرانے والے کے روزے پر کوئی اثر نہیں پڑتا، لیکن اس پیشہ کواختیار کرنے والے شخص کے لیے چند ایک اہم شرعی امور کا خیال کرنا ضروری ہے جسے ہم ذیل میں پیش کررہے ہیں :

اول :

مرد حضرات کے لیے عورتوں کی مالش کرنا جائز نہیں اوراسی طرح عورتوں کا مرد حضرات کی مالش کرنا بھی حرام ہے؛ کیونکہ اجنبی مرد کا اجنبی عورت کو چھونا حرام ہے، اوراس لیے بھی کہ ایسا کرنا دونوں کے لیے فتنہ وفساد کا باعث ہے اوراس کے ساتھ ساتھ کئی ایک مخالفات بھی پائی جاتی ہیں جن میں سے چند ایک ذیل میں ذکر آئیگا.

دوم :

ستر والی جگہ کی مالش کرنا جائز نہیں، یعنی مرد حضرات کے لیے گھٹنوں سے لے کر ناف تک اور عورت کے لیے سینے سے لیکر گھٹنے تک ستر ہے، الا یہ کہ اس جگہ کے لیے علاج کی ضرورت ہو تو پھر ضرورت کی بنا پر جائز ہوگا.

مزید آپ سوال نمبر (34976) اور (11014) اور (34745) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

سوم :

دونوں شخص یعنی مریض اور معالج ایک دوسرے کے سامنے ننگا مت ہو، یعنی اگر دونوں عورتیں ہیں تو بھی اور اگر دونوں مرد تو بھی سارا جسم ننگا نہ کریں، بلکہ جس جگہ کی مالش اور علاج کرانا مقصود ہو صرف وہی ننگا کیا جائے.

مزید آپ سوال نمبر (5693) کے جواب کا مطالعہ کریں کیونکہ اس میں دوران علاج ستر کو دیکھنے کے اصول وضوابط بیان کیے گئے ہیں.

چہارم :

اگر عورتوں کے لیے گھر میں ہی مالش کا انتظام ہوجائے تو پھر عورتوں کا مالشیوں کے ہاں جانا جائز نہیں؛ کیونکہ عورت کے لیے گھر سے باہر لباس اتارنا جائز نہیں؛ اوراس لیے بھی کہ ان جگہوں پر تصویر وغیرہ بنانے کا بھی خدشہ موجود ہے.

مزید آپ سوال نمبر (34750) کے جواب کا مطالعہ کریں، اس میں عورت کے لیے خاوند کے گھر کے علاوہ لباس اتارنے کا حکم بیان کیا گیا ہے.

جیسا کہ سوال میں بیان ہوا ہے ہم نے اس کے مطابق شرعی اصول وضوابط بیان کیے ہیں، رہی وہ مالش جو صرف جسم میں چستی اور نشاط پیدا کرنے کے لیے کی جاتی ہے تو یہ جائز نہیں؛ کیونکہ اس میں بہت ساری شرعی مخالفات پائی جاتی ہیں.

اور اس لیے بھی کہ یہ ضرورت میں شامل نہیں ہوتی، اس کے بارہ میں ہم سوال نمبر (66824) کے جواب میں تفصیل سے بیان کر چکے ہیں، آپ اس کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم